ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

ڈاکٹر عثمان غنی، استاد شعبۂ اردو، نمل، اسلام آباد

سفر نامہ "ملکوں ملکوں دیکھا چاند" کا تنقیدی و اشاریاتی جائزہ

A critical and Indexical review of the travelogue "Mulkon Mulkon Dekha Chand"

Dr. Usman Ghani, Senior Instructor Urdu, NUML, Islamabad

ABSTRACT

The travelogue "Mulkon Mulkon Dekha Chand" is not a travelogue of a single country; rather, like its name, this book is based on the travels of countries and countries, and it includes the travels of four countries, Denmark, Sweden, Norway and Qatar. With the change of seasons, festivals and people, the reader's interest in the book not only remains but also increases its enjoyment. Travel is an interesting genre of speech that includes almost all genres of literature. Tariq Mehmood Mirza is a good Urdu writer who made his mark by writing travelogues, fiction and stories and articles in various newspapers and journals. Currently living in Australia. This is his fourth travelogue.

KEY WORDS: Travelogue, Critical review, Denmark, Sweden, Norway, Qatar, Australia, literature, fiction, Moon

کلیدی الفاظ: سفر نامہ، تنقید، جائزہ، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، قطر، آسٹریلیا، چاند، افسانے، فکشن، افسانوی ادب

سفر نامہ "ملکوں ملکوں دیکھا چاند" کسی ایک ملک کا سفر نامہ نہیں ہے؛ بلکہ اپنے نام کی طرح یہ کتاب ملکوں ملکوں کے اسفار پر مبنی ہے اور اس میں چار ملکوں ڈنمارک، سویڈن، ناروے اور قطر کے اسفار شامل ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ایک دم سے موسموں، تہواروں اور لوگوں کے بدل جانے سے کتاب میں قاری کی دلچسپی نہ صرف قائم رہتی ہے بلکہ اس کا لطف بھی دوبالا ہو جاتا

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

ہے۔سفر نامہ ایک دلچسپ صنفِ سخن ہے کہ اس میں اصنافِ ادب کی تقریباً تمام ہی اصناف سما جاتی ہیں۔(1) آپ کو شاعرانہ نمونے، افسانوی کہانیاں، ناول کے چلتے پھرتے گوشت پوست کے کردار، داستانوی طلسمی فضا، ایک مسافر کی مشاہداتی روداد، جگہ جگہ بکھرے شخصی خاکے اور کھانوں کی کہکشاں نمار پور تاژ بھی ایک خاص نظم سے پڑھنے کو مل جاتی ہے۔

مذکورہ سفر نامے کے تنقیدی جائزے سے پہلے مصنف کی ادبی خدمات پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں: طارق محمود مرزا یکم جون، 1961ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سلسلے میں کراچی میں بھی مقیم رہے اور طالب علمی کے زمانے سے ہی مختلف جرائد اوراخبارات میں ان کے مضامین اور کہانیاں چھپتی رہیں۔ 1988 میں عمان میں بطور مکینیکل انجینئر کام کے لیے چلے گئے، بعد ازاں 1994 میں آسٹریلیا چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی، اور تا حال مع خاندان وہیں مقیم ہیں۔ اپنا کاروبار کرنے کے ساتھ ساتھ وہ ادبی وصحافتی تنظیموں میں بھی سرگرم رہتے ہیں۔اس سلسلے میں ان کی خدمات کو دیکھیں تو؛ اُردو سوسائٹی آف آسٹریلیا، 'پندرہ روزہ اوور سیز' کے مدیر، اُردو انٹرنیشنل آسٹریلیا میں بطور ایگزیکٹو رکن رہے، اور تا حال مختلف ادبی و ثقافتی تنظیموں کے سرگرم رکن ہیں۔

ان کے ادبی سفر میں "خوشبو کا سفر (2008)، تلاش راہ (افسانے، 2013)، سفر عشق (2016)، دنیا رنگ رنگیلی (2019)، اور ملکوں ملکوں دیکھا چاند (2021)" شامل ہیں۔ انہیں اکیڈمی ادبیات لاہور، پاک ٹی ہاؤس، لاہور، اردو سوسائٹی آف آسٹریلیا، دریچہ اوسلو ناروے، بزمِ تنظیم ڈنمارک اور اردو انٹرنیشنل آف آسٹریلیا کی طرف کئی اعزاز مل چکے ہیں۔(2)

میں یہ سمجھتا ہوں کہ سفر نامہ دلچسپ صنفِ ادب ہے کہ جس کو بغیر مشاہداتِ سفر اور وارداتِ قلبی کے نہیں لکھا جا سکتا۔ مشکل یہ ہے کہ مشاہدات کے دائرے میں رہتے ہوئے تخیل کی جولانیاں دکھانی ہوتی ہیں۔یعنی حقیقت پر ادبی اسلوب کی تہہ چڑھانی ہوتی ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ ادب کے لیے "تخلیق اور تخیل" دو اساسی چیزیں ہیں۔ اسی لیے مشاہداتی ادب میں تخلیق کی منڈیر پر تخیل کے پَر باندھ کر بٹھانا ارپھر بیٹھے ہوئے کو اڑتا دکھانا، یہ ایک کام ہے۔

ناصر عباس نیر فن کی اسی مشکلات کے بارے میں "نئے نقاد کے نام خطوط" کے خط نمبر 20 میں لکھتے ہیں:

> " ہر فن پارے کی ایک اپنی سچائی ہے۔ فن پارہ ہونے کا مطلب ہی ایک فنی، جمالیاتی سچائی کا حامل ہونا ہے۔۔۔۔۔ فن پارے ہماری اسی دنیا سے، اس دنیا کی بنیادی سچائیوں سے متعلق ہونے کے باوجود، اس دنیا کی نقل نہیں ہوتے۔ تم فن پاروں کو اس دنیا کی کسی چیز پر قیاس نہیں کر سکتے"(3)

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

اپنی آنکھ سے دنیا، دنیا کو دکھانا جہاں بہت آسان عمل ہے، وہاں یہ مشکل امر بھی ہے کہ اس میں سچائی کا دامن بھی ملحوظ رہنا چاہیے۔ پھر ایک مشکل یہ بھی ہے کہ جب آپ کسی بھی تحریر کو ادب کے درجے پہ فائز کرنا چاہ رہے ہیں تو آپ پہ لازم ہو جاتا ہے کہ اسے ادبی شعریات اور معیارات پہ برابر تولا جائے یا قریب ترین رکھا جائے کہ کہیں دستاویز صنف کے درجے پہ قائم ہوتے ہوتے رہ نہ جائے۔ سفر نامہ نگار نے ایسی ہی ایک علمی کمی یا غفلت کچھ بھی کہہ لیں، کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے چاروں سفر ناموں میں شعرا کے شعر کا اندراج کرتے ہوئے حوالہ یا نام دینا مناسب نہیں سمجھا (اگرچہ یہ کوئی غلط کام نہیں، مگر ادبی دنیا میں حوالہ دینا دوسرے کی عظمت کا اعتراف کرنا اور اپنی وسعتِ مطالعہ کا اظہار بھی ہے مگر ان شعروں کا حوالہ لازم دینا چاہیے تو بنیادی متن سے باہر ہوتے ہیں؛ جیسے پیش لفظ یا کتاب کھولتے ہی فہرست سے پہلے ملنے والے اشعار)۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مصنف چاہتے تو حوالہ دے سکتے تھے، کیوں کہ سفر نامہ لکھتے وقت مصنف کے ذہن میں شعر خود بخود نہیں اترے بلکہ انھوں نے ریختہ یا مختلف انٹر نیٹ کی ویب گاہوں کا استعمال کیا ہے اور یہ ایک مکینیکل سا کام بن گیا، نہ کہ ادبی۔ مثلاً شعر جہاں بھی آتا ہے وہاں صاف معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے اپنے منظر، واقعے یا خیال کے حوالے سے سوچا کہ اس پر کوئی شعر ہونا چاہیے اور گوگل پہ سرچ کر لیا اور سامنے آنے والے تمام اشعار میں سے اپنے حساب سے بہترین کا انتخاب کیا اور درج کر دیا (میں نے دورانِ تحقیق ایسا کر کے بھی دیکھا ہے)۔ اس کے علاوہ مصنف نے دورانِ اندراجِ شعر، شعر کے اوپر اور نیچے کچھ تشریح بھی کر دی یا ایسے الفاظ لائے کہ صاف پتا چلنے لگا کہ شعر کا اندراج کرنے کے لیے ایسا کیا گیا ہے۔ ایک طرح سے دیکھا جائے تو یہ ایک نیا اندازِ تحقیق ہے کہ کوئی بھی تحریر لکھتے ہوئے شعر کو ڈھونڈنے اور تحریر کو پُر لطف بنانے کے لیے شعروں کے انتخاب اور اندراج کا آسان طریقہ ہے۔ میں نے پوری کتاب کو پڑھ کر شعروں پر ایک چارٹ ترتیب دیا ہے جس سے شعر کا حوالہ، غلط یا صحیح ہونا اور مکمل شعروں کی تعداد واضح کی ہے:

نمبر شمار	باب	شعر	شاعر	صفحہ نمبر	شعر نمبر	شعر، غلط / صحیح
1	ابتدا / آغازِ کتاب	رہِ طلب میں کسے آرزوئے منزل ہے شعور ہو تو سفر خود سفر کا حاصل ہے	غلام ربانی تاباں / نام نہیں لکھا	فہرست سے پہلے	1	غ
2	پیش لفظ	خدا کرے میری ارض پاک پر اترے وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو	احمد ندیم قاسمی / نام نہیں لکھا	9	1	ص

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

3	کیسا کیسا دیکھا چاند / ڈاکٹر علی محمد خان	ملکوں ملکوں، شہروں شہروں، کیسا کیسا دیکھا چاند ہر اک چاند کی اپنی دھج تھی، ہر اک چاند کا اپنا روپ	ابنِ انشا / نام لکھا ہے	11	1	ص
4	ایضاً	ز فرق تا قدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست	نظیری نیشا پوری / نام لکھا ہے	12	2	ص
5	پہلا / ڈنمارک	مدتوں اس کی خواہش سے چلتے رہے ہاتھ آتا نہیں چاہ میں اس کی پیروں میں ہیں آبلے چاند کو کیا خبر	وصی شاہ / نام نہیں لکھا	20	1	ص
6	ایضاً	رات کی بات کا مذکور ہی کیا چھوڑیے رات گئی بات گئی	چراغ حسن حسرت / نام نہیں لکھا	30	2	ص
7	ایضاً	یوں برستی ہیں تصور میں پرانی یادیں جیسے برسات کی رم جھم میں سماں ہوتا ہے	قتیل شفائی / نام نہیں لکھا	35	3	ص
8	ایضاً	فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں	علامہ اقبال / نام لکھا ہے	38	4	ص
9	ایضاً	مجھے بھی لمحۂ ہجرت نے کر دیا تقسیم نگاہ گھر کی طرف ہے قدم سفر کی طرف	شہپر رسول / نام نہیں لکھا	40	5	ص
10	ایضاً	کبھی شاخ و سبزہ و برگ پر کبھی غنچہ و گل و خار پر میں چمن میں چاہے جہاں رہوں مرا حق ہے فصل بہار پر	جگر مراد آبادی / نام لکھا ہے	45	6	ص
11	ایضاً	ہم نہ بدلیں گے وقت کی رفتار کے ساتھ جب بھی ملیں گے انداز پرانا ہو گا	مجھے شعر اور شاعر دونوں نہیں مل سکے / یعنی اصل ماخذ تک رسائی نہیں ہو سکی	61	7	غ
12	ایضاً	حیا سے سر جھکا لینا ادا سے مسکرا دینا حسینوں کو بھی کتنا سہل ہے بجلی گرا دینا	اکبر الہ آبادی / نام لکھا ہے	69	8	ص

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

13	ایضاً	ہماری سانسوں میں آج تک وہ حنا کی خوشبو مہک رہی ہے لبوں پہ نغمے مچل رہے ہیں نظر سے مستی چھلک رہی ہے	تسلیم فاضلی/ نام لکھا ہے	73	9	ص
14	ایضاً	وہ میرے نزدیک آتے آتے حیا سے اِک دن سمٹ گئے تھے میرے خیالوں میں آج تک وہ بدن کی ڈالی لچک رہی ہے	ایضاً	74	10	ص
15	ایضاً	ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت احساسِ مروّت کو کچل دیتے ہیں آلات	علامہ اقبال/ نام لکھا ہے	75	11	ص
16	ایضاً	وفا جس سے کی بے وفا ہو گیا جسے بت بنایا خدا ہو گیا	حفیظ جالندھری/ نام نہیں لکھا	84	12	ص
17	ایضاً	کہہ دو میرؔ و غالبؔ سے ہم بھی شعر کہتے ہیں وہ صدی تمہاری تھی یہ صدی ہماری ہے	منظر بھوپال/ نام نہیں لکھا	91	13	ص
18	ایضاً	وہ کہ لمس میں تھا حریر، رنگ میں نارسا مرے پاس بھی کوئی گل بدن تھا بہار سا	ماجد صدیقی/ نام نہیں لکھا	97	14	ص
19	ایضاً	مے کشی سے نجات مشکل ہے مے کا ڈوبا کبھی ابھر نہ سکا	جلیل مانک پوری/ نام نہیں لکھا	101	15	ص
20	دوسرا/ سویڈن	عشق کے شعلے کو بھڑکاؤ کہ کچھ رات کٹے دل کے انگارے کو دہکاؤ کہ کچھ رات کٹے	مخدومؔ محی الدین/ نام نہیں لکھا	124	1	ص
21	ایضاً	ان کا آنا حشر سے کچھ کم نہ تھا اور جب پلٹے قیامت ڈھا گئے	احمد ندیم قاسمی/ نام نہیں لکھا	128	2	ص
22	ایضاً	خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو سکوتِ لالہ و گُل سے کلام پیدا کر	علامہ اقبال/ نام لکھا ہے	138	3	ص
23	ایضاً	دل بھی بُجھا ہو شام کی پرچھائیاں بھی ہوں مر جائیے جو ایسے میں تنہائیاں بھی ہوں	احمد فراز/ نام لکھا ہے	160	4	ص

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

24	ایضاً	آنکھوں کی سرخ لہر ہے موجِ سپردگی یہ کیا ضرور ہے کہ اب انگڑائیاں بھی ہوں	احمد فراز / نام لکھا ہے	160	5	ص
25	ایضاً	بھنور سے لڑو تند لہروں سے الجھو کہاں تک چلو گے کنارے کنارے	رضلد انی / نام نہیں لکھا	161	6	ص
26	ایضاً	کب اشک بہانے سے کٹی ہے شبِ ہجراں کب کوئی بلا صرف دُعاؤں سے ٹلی ہے	نواب زادہ نصر اللہ خان / نام نہیں لکھا	166	7	ص
27	ایضاً	دیوار کیا گری مرے خستہ مکان کی لوگوں نے میرے صحن میں رستے بنا لیے	سبط علی صبا / نام نہیں لکھا	170	8	ص
28	ایضاً	عمر گزری ہے وہ گلیاں چھوڑے ہوئے طاقؔ خوابوں میں مگر آج بھی وہی منظر بستے ہیں	مجھے شعر اور شاعر دونوں نہیں مل سکے	178	9	؟
29	تیسرا / سویڈن	بہار آتے ہی ٹکرانے لگے کیوں ساغر و مینا بتا اے پیرِ مے خانہ یہ مے خانوں پہ کیا گزری	جگن ناتھ آزاد / نام نہیں لکھا	192	1	ص
30	ایضاً	دِل دریا سمندروں ڈُونگھے کون دِلاں دیاں جانے ہُو (ایک ہی مصرع ہے)	سلطان باہو / نام لکھا ہے	206	2	ص
31	ایضاً	غمِ جہاں ہو رخِ یار ہو کہ دستِ عدو سلوک جس سے کیا ہم نے عاشقانہ کیا	فیض احمد فیض / نام نہیں لکھا	217	3	ص
32	ایضاً	خاک پر سنگِ درِ یار نے سونے نہ دیا دھوپ میں سایۂ دیوار نے سونے نہ دیا	آتش / نام نہیں لکھا	221	4	ص
33	ایضاً	اتنا کیوں سکھائی جا رہی ہو زندگی ہمیں کون سی صدیاں گزارنی ہیں	گلزار / نام لکھا ہے	223	5	غ
34	ایضاً	میں نے اس کو اتنا دیکھا جتنا دیکھا جا سکتا تھا پھر بھی دو آنکھوں سے کتنا دیکھا جا سکتا تھا	نامعلوم / نام نہیں لکھا	235	6	غ
35	ایضاً	وہ ایک ہی چہرہ تو نہیں سارے جہاں میں جو دور ہے وہ دل سے اتر کیوں نہیں جاتا	ندا فاضلی / نام نہیں لکھا	237	7	ص
36	ایضاً	اے حضرت انسان اور کتنی شمعیں جلائے گا؟ (نظم)	کس کی ہے نہیں بتایا	254	8	؟

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

37	ایضاً	ملنا تھا اتفاق بچھڑنا نصیب تھا وہ اتنا دور ہو گیا جتنا قریب تھا	انجم رہبر/ نام نہیں لکھا	259	9	غ
38	ایضاً	بے ثباتی چمن دہر کی ہے جن پہ کھلی ہوس رنگ نہ وہ خواہش بو کرتے ہیں	عیش دہلوی/ نام نہیں لکھا	278	10	ص
39	ایضاً	محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی (ایک مصرع)	علامہ اقبال/ نام نہیں لکھا	279	11	ص
40	ایضاً	ہر ایک رات کو مہتاب دیکھنے کے لیے میں جاگتا ہوں ترا خواب دیکھنے کے لیے	اظہر عنایتی/ نام نہیں لکھا	287	12	ص
41	چوتھا/ قطر	اک شجر ایسا محبت کا لگایا جائے جس کا ہمسائے کے آنگن میں بھی سایا جائے	ظفر زیدی/ نام لکھا ہے	289	1	ص
42	ایضاً	پھول کھلنے لگے ہیں صحرا میں رنگ لائی دُعا قلندر کی	نوید مرزا/ نام لکھا ہے	307	2	ص
43	ایضاً	رنگ پر رنگ نکھرتے ہی چلے آتے ہیں روح ہوتی ہی نہیں سیر اب وہ نظارہ ہے	علی سردار جعفری/ نام "سردار جعفری" لکھا ہے، یعنی صحیح نام نہیں لکھا۔	314	3	غ
44	ایضاً	مطرب بھی ہے شراب بھی ابر بہار بھی شیراز بن گیا ہے شبستان لکھنؤ	اسرار الحق مجازؔ/ نام لکھا ہے	315	4	ص
45	ایضاً	کیف و سرور و مستی ہم سے خود میں ہیں مے خانہ ہم شیشہ ساغر ساقی مینا جام و سبو پیمانہ ہم	غلام مصطفی فراز/ نام نہیں لکھا	315	5	ص
46	ایضاً	اس جگہ ریت کے ٹیلے ہیں (نظم)	کس کی ہے نہیں بتایا	318	6	؟
47	ایضاً	کبھی کسی کو مکمل جہاں نہیں ملتا کہیں زمین تو کہیں آسماں نہیں ملتا	ندا فاضلی/ نام نہیں لکھا	322	7	غ
48	ایضاً	کہاں آتی ہے مجھ کو نیند پھر بھی مرا بستر بچھا دو، تھک گیا میں	لیاقت علی عاصم/ نام نہیں لکھا	327	8	ص

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

49	ایضاً	گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے	غالب / نام لکھا ہے	333	9	ص
50	ایضاً	زندگی جبر ہے اور جبر کے آثار نہیں ہائے اس قید کو زنجیر بھی درکار نہیں	فانی بدایونی / نام لکھا ہے	335	10	ص

اگر تفصیلات دیکھیں تو؛

شاعری:50 دفعہ، نظمیں:2، شعر:46، مصرعے:2،

ابتدا میں فہرست سے پہلے:1، پیش لفظ از مصنف:1، دیباچہ از ڈاکٹر علی محمد خان:2(ایک اردو اور ایک فارسی)

پہلا سفر نامہ ڈنمارک میں:15(تمام شعر)، دوسرا سفر نامہ سویڈن میں:9(تمام شعر)، تیسرا سفر نامہ ناروے میں:12(2 مصرعے، ایک نظم اور 9 شعر)، چوتھا سفر نامہ قطر میں:10(ایک نظم، 9 شعر)

سفر نامہ نگار نے ایک اور کام بہت عجیب و غریب کیا ہے جو بالکل بھی ایک سفر نامے کو ادبی چیز بنانے کے بجائے ایک معلوماتی رپورٹ یا اخباری تراشا بنا سکتا ہے۔ کتاب کے پہلے سفر نامے کے صفحہ نمبر 37 سے لے کر 40 تک موجود ڈینش لوگوں کی دلچسپ و خاص باتیں مصنف نے لکھیں ہیں مگر وہ ساری کی ساری باتیں اپنے مشاہدے یا علم سے نہیں لکھیں بلکہ ہو بہ ہو ویب سائٹ سے نقل کر کے ترجمہ کر دیں ہیں۔(4) اسی طرح مصنف نے سویڈن اور سویڈش لوگوں کے بارے میں اہم اور دلچسپ باتیں بیان کی ہیں، ان میں بھی زیادہ تر ترجمہ ہیں؛ مزید یہ کہ مصنف نے سویڈن کے متعلق جو بنیادی معلومات دی ہیں، ان میں بھی کافی غلط ہیں، جیسے؛ رقبہ از مصنف:447435 مربع کلومیٹر۔۔۔ اصل رقبہ از سویڈن کی آفیشل ویب سائٹ: 528,447 مربع کلومیٹر اور بغیر ویزے کے ملک از مصنف:124۔۔۔ از سویڈن کی آفیشل ویب سائٹ:126 اور یہ پاسپورٹ دنیا کے نمبر تین پر ہے۔ اس کے علاوہ مصنف نے یہ بھی بتایا ہے کہ دنیا میں سویڈن سب سے پہلا ملک ہے جہاں سکول میں بچوں کو مارنے کی پابندی کا نفاذ سویڈن میں از مصنف: 1979 میں عمل میں لایا گیا(5)، مگر حقیقت اس کے برعکس ہے اور پولینڈ دنیا کا پہلا ملک ہے جہاں 1783ء میں یہ قانون لاگو ہوا۔(6) اسی طرح مصنف نے ناروے کے بارے میں بھی درج کیا ہے اور یہاں تو وہ ایک قدم اور

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

بھی آگے بڑھے اور بتایا کہ یہ معلومات میرے مطالعے کا نچوڑ ہیں(7)، حالانکہ بالکل ایسا نہیں، بلکہ مصنف نے جس ویب سائٹ سے یہ اٹھارہ قسم کی معلومات لی ہیں(8) اور انھیں ہو بہ ہو ترجمہ کیا ہے اسے دیکھ اور پڑھ کر تو لگتا ہے کہ مصنف نے سفر تو کیا مگر معلومات انٹرنیٹ سے ڈھونڈتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ مصنف نے توائیرپورٹ کانام تک غلط لکھ دیا ہے؛ اصل نامTrondheim's international airportہے، جبکہ مصنف نے Thondheim لکھا، جو غلط ہے۔(ص200)

ان سب کے باوجود اس کتاب کے ہر سفر نامے میں دلکش مناظر، فطرت کے حسین نظارے اور دلچسپ لوگ اور انکے مکالمے سننے کو ملتے ہیں؛ قاری پڑھتا چلا جاتا ہے اور ان میں کھوتا چلا جاتا ہے۔ تہوار، سینری، لوگ، حلیے، خاکے اور افسانے تک پڑھنے کو ملتے ہیں۔ ڈنمارک کے سفر نامے کا آغاز ہی یوں لگتا ہے جیسے کسی ناول کا پلاٹ ہیرو کے کردار کو منکشف کر رہا ہے، چاند، سورج، ملیسا(خوبصورت لڑکی)، ہیرو(مصنف) اور جہاز کے اندروں کا منظر(ص22)، ہر سفر نامے میں خاکے تو بہت ہی کمال ہیں مگر ناروے میں قیام کے دوران جب مصنف رات کو اپنے ہوٹل کی طرف آرہا ہوتا ہے تو ہوٹل کی ملحقہ گلی میں ایک پیشہ ور عورت سے ملاقات اور اس کا خاکہ کمال درجے کی پہنچی ہوئی چیز ہے(ص238)۔ اسی لڑکی سے مکالمہ اور افسانوی انداز میں مکمل کہانی ایک پُر لطف افسانے کا مزہ دیتی ہے؛ جو ایک مکمل افسانہ ہے۔ جس کے مکالمے نہایت طرح دار، مناسب اور خوبصورت ہیں۔ لڑکی کو پیسوں کی خاطر کسی کے بھی ساتھ رات گزارنی ہے جس وجہ سے وہ مصنف کو اپنی طرف مائل کرتی ہے اور مصنف تھوڑی گفتگو کے بعد انکار کر دیتا ہے(ص239)۔ خوبصورت جملے بھی مل جاتے ہیں مگر تین جملوں نے تو مجھے جکڑ ہی لیا تھا:

- جنگ و جدل والے بدقسمت علاقوں سے واپس آتے ہیں۔(ص29)
- اس نے گھنیری پلکیں اٹھا کر میری طرف دیکھا اور پھر یہ چلمن خود ہی جھک گئی۔ جیسے اپنے کہے پر شرمسار ہو۔(ص240)
- گلی کے آخر میں جا کر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ کھمبے کے نیچے ایک سیاہ سایہ ایسے موجود تھا جیسے ظلمتِ شب کا حصہ ہو۔(ص240)

مصنف کے تعارف، علمی و ادبی سرگرمیوں سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایک منجھے ہوئے سینئر لکھاری ہیں اور سفر نامہ نگاری میں ان کا تجربہ بھی ہے، مگر پھر بھی سفر نامے میں کچھ چیزوں کی علمی کمی اور ٹک بندی نے اسے اپنی اٹھان سے پہلے ہی بٹھا دیا ہے۔ یہ عام قاری کے لیے تو راحت کا سامان ہے مگر ایک ادبی قاری کی تسکین کا باعث نہیں۔ ڈاکٹر نیر کے مطابق:

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

"مصنف کے شخصی تجربات ہوں یا تاریخ، یہ سب فن پارے میں ایک سرچشمے کے طور پر قابلِ شناخت نہیں رہتے؛ ان کی صورت، ہیئت، معنی و منشا بدل جاتے ہیں۔ جہاں ایسا نہیں ہوتا، وہاں فن پارہ نہیں، کچھ اور وجود میں آتا ہے"(9)

اس تناظر میں یہ خیال کیا جائے کہ سفر نامہ تو ہوتا ہی دنیا کو دکھانا ہے، تو پھر کیسے ایک مسافر، سیاح اپنی نظر سے دنیا کو دکھاتے ہوئے، کیسے تمام مناظر کو دوسروں کی دنیا سے مختلف بناتا ہے اور مختلف بناتے ہوئے اسے فکشن کی اعلیٰ شعریات کے معیارات پہ لا کھڑا کرتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو پھر سفر نامہ تمام اصناف کو خود میں سموتے ہوئے بھی تمام اصناف سے مختلف رہتا ہے؛ یقیناً یہ ایک مشکل اور کٹھن کام ہے اور اتنا کہ جس قدر آسان لگتا ہے اسی قدر مشکل ہو جاتا ہے، اگر یوں کہا جائے کہ سفر نامہ نثری اصناف میں سہلِ ممتنع کا درجہ رکھتا ہے تو بے جا نہ ہو گا۔

حوالہ جات

1۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، دیکھ لے ایران (دیباچہ)، اردو مرکز، لاہور، 2000، ص14

2۔ https://www.rekhta.org/authors/tariq-mirza/profile?lang=ur 17 نومبر، 2023ء، 12:40pm

3۔ ناصر عباس نیر، ڈاکٹر، نئے نقاد کے نام خطوط، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2023ء، ص153

4۔ https://brbgonesomewhereepic.com/denmark-facts/ 17 نومبر، 2023ء، 04:50pm

5۔ طارق محمود مرزا، ملکوں ملکوں دیکھا چاند، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2021ء، ص142

6۔ https://en.wikipedia.org/wiki/School_corporal_punishment 17 نومبر، 2023ء، 05:10pm

7۔ طارق محمود مرزا، ملکوں ملکوں دیکھا چاند، ص199

8۔ https://www.lifeinnorway.net/norway-facts/ 17 نومبر، 2023ء، 05:50pm

9۔ ناصر عباس نیر، ڈاکٹر، نئے نقاد کے نام خطوط، ص46